

شعبہ تعلیم: الجنة اماء اللہ برطانیہ

حصہ تعلیمی نصاب برائے مہینہ اکتوبر 2022

سبق کے مقاصد:

* سورۃ النبأ۔ آیات 1 تا 41 کی تشریح اور اہم نکات سمجھنا۔

* نماز کے متعلق کتاب اسلامی نماز سے اہم نکات کو سمجھنا۔

- سورۃ النبأ۔ آیات 1 تا 41 کے اہم نکات تعلیمی نصاب صفحہ 109 تا 127

آیت 2: آپ فرماتے ہیں کہ ہمیں تعجب ہے کہ بغیر کافی غور اور فکر کے یہ لوگ ایک ایسے امر کے متعلق سوال کرتے ہیں جس کے حقائق ظاہر ہیں۔

آیت 3: یہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ۔۔۔ یعنی نبأ کی حیثیت اور شان والی جو خبریں ہیں ان میں سے بھی یہ عظیم الشان خبر ہے گویا بڑیوں میں سے بڑی اور عظیموں میں سے عظیم اور شانداروں میں سے شاندار خبر۔ اس طرح نبأ عظیم کا الفاظ قرآن کریم پر بھی چسپاں ہو جاتا ہے اس لئے کہ قرآن کریم یہ دعویٰ کرتا ہے کہ میں ساری خوبیوں کا جامع ہوں بلکہ گذشتہ تمام انبیاء کی کتابیں میرے اندر جمع ہیں۔ تو جس کلام میں یہ سارے ہی جمع کر لئے گئے ہوں وہ یقیناً نبأ عظیم کہلانے گا۔

آیت 4: وہ نبأ عظیم جس میں یہ لوگ اختلاف کر رہے ہیں۔ گویا اول تو نبأ میں اختلاف نہیں ہونا چاہئے تھا اور پھر نبأ عظیم میں تو کسی صورت بھی اختلاف نہیں ہو سکتا تھا مگر یہ وہ لوگ ہیں جو نبأ عظیم میں بھی اختلاف کر رہے ہیں۔ گویا دھرا یہ عظیم الشان خبر موجود ہے اور ادھر یہ لوگ ایسے ذلیل ہیں کہ اس عظیم الشان خبر میں بھی اختلاف کرتے ہیں۔ ۔۔۔

آیات 5-6: ۔۔۔ حرف ہے جو بات غلط ہو اس سے ہوشیار کرنے کے لئے تنبیہ کے طور پر اس کا استعمال کیا جاتا ہے۔۔۔ وہ ضرور جان لیں گے یعنی قیامت کے دن ان کے یہ خیالات بالکل غلط ثابت ہونگے اور ان پر واضح ہو جائے گا کہ وہ کیسی کھلی غلطی میں مبتلا رہے یا قرآن کریم مراد لیتے ہوئے اس کا یہ مطلب ہوگا کہ ایک دن آئے گا جب قرآن کریم کی صداقت ان پر ٹھل جائے گی۔ اور غلبہ اسلام پر جب ان آیات کو چسپاں کیا جائے تو مفہوم یہ ہوگا کہ آخر اسلام ایک دن غالب آجائے گا اور وہ سمجھ لیں گے کہ اسلام کی مخالفت کر کے انہوں نے کیسا غلط طریق اختیار کیا تھا۔

آیات 7-8: فرماتا ہے ہم نے زمین کو تمہارے لئے ایسا ہی بنایا ہے کہ تم اس میں ہر قسم کے آرام پاتے ہو۔ ہر قسم کی سہولتیں اس سے حاصل کرتے ہو اور تمہاری راحت کے تمام سامان اس میں موجود ہیں۔ فرماتا ہے کہ تم زمین کی اس حالت پر غور کرو اور سوچو کہ کیا واقعی میں ہم نے زمین کو تمہارے لئے ایسا بنایا ہے یا نہیں بنایا۔ فرماتا ہے ادھر ہم نے یہ سامان پیدا کر دیا کہ زمین کو ہم نے ایسا بنایا جسے تم

بستر کے طور پر استعمال کرتے ہو پھر ہم نے پہاڑوں کو بنایا جو تمہارے لئے سہارے کا بھی موجب ہیں اور وہ زمین کی حرکت مضرہ کو بھی روکنے کا ذریعہ ہیں۔۔۔ ہم نے تمہیں نہ اور مادہ بنایا ہے جس کی وجہ سے تمہاری نسل چلتی ہے۔۔۔

آیت 11: ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے یہ مضمون بیان فرمایا ہے کہ جس طرح دن کے بعد رات آتی ہے اسی طرح قوموں پر بھی بعض دفعہ تاریکی کا دور آجاتا ہے اور وہ تاریکی کا دوران کے لئے ایسا ہی ہوتا ہے جیسے نہار کے بعد لیل کی ظلمت دنیا پر چھا جاتی ہے۔

آیت 13: یہ سات کیا چیزیں ہیں؟ قرآن کریم میں دوسری جگہ آسمانوں کے لئے چونکہ سات کا لفظ استعمال کیا گیا ہے اس لئے یہاں بھی سات سے مراد سات آسمان ہی ہوں گے۔ اور۔۔۔ کے معنی یہ ہوں گے کہ ہم نے تمہارے اوپر سات جسمانی اور مادی بلندیاں پیدا کی ہیں جو بڑی قوی ہیں لیکن ان میں کوئی تزلزل واقع نہیں ہوتا۔ ایک مضبوط قانون ان میں چلتا چلا جاتا ہے جو کسی حالت میں بھی ٹوٹنا نہیں اور اس وجہ سے نظام عالم میں کوئی نقص پیدا نہیں ہوتا۔ اس صورت میں۔۔۔ وہ سات روحانی مدارج ہوں گے جن کا سورہ مؤمنون میں ذکر آتا ہے اور جن کے متعلق بتایا گیا ہے کہ ایک وقت ایسا آتا ہے جب مومن ترقی کرتے کرتے ان سات بلندیوں کو طے کر لیتا ہے۔

آیت 18: یہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔۔۔ وہ موعود دن تم پر آنیوالا ہے جب تم کو اپنے گھروں اور وطن سے جدا ہونے پڑے گا یعنی ایک دن ایسا آنے والا ہے جب مسلمان نہ صرف غالب آجائیں گے بلکہ وہ اتنے غالب ہوں گے کہ مشرکوں کو وہ کھلے بندوں یہ سنادیں گے کہ تم یہاں سے چلے جاؤ۔ غرض۔۔۔ قرآن اور رسول کریم ﷺ کے غلبہ کی پیشگوئی کی گئی ہے اور کفار کو بتایا گیا ہے کہ ایک دن ایسا آئے گا جب نہ صرف مسلمانوں کو تم پر غلبہ حاصل ہو جائے گا بلکہ اس غلبہ کے ساتھ ہی تم کو مکہ سے نکال دیا جائے گا۔

آیت 21: پس بڑے بڑے صنادید عرب اور وہ بڑے بڑے سردار جن پر اہل عرب کو ناز ہے اپنے گھروں سے نکالے جائیں گے اور وہ سراب کی طرح ہو جائیں گے یعنی ثابت ہو جائے گا کہ ان میں کوئی ایسا لیڈر نہیں جو قوم کی صحیح رہنمائی کرنے والا ہو بلکہ سب کے سب لیڈر محمد رسول ﷺ کے مقابلہ میں ناکام رہیں گے۔

آیت 26: غرض اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دوزخیوں کو جو پانی ملے گا وہ سخت گرم ہو گا۔ اسی طرح انہیں زخموں کا دھوون یا اس کی پیپ دی جائے گی یا سخت بد بودار اور سرطان ہو اپنی ملے گا یا تناثٹنڈ اپنی دیا جائے گا جس سے ان کے دانت گرنے لگیں گے۔

آیت 28: وہ خوف نہیں کرتے تھے کہ ہمارے اعمال کی سزا ہم کو ملے گی یا وہ امید نہیں کرتے تھے کہ اگر ہم نیک اعمال کریں گے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کا کوئی بدلہ ملے گا۔۔۔ میں یہ دونوں باتیں بیان کر دی گئی ہیں کہ وہ اس بات سے نہیں ڈرتے تھے کہ ان کے اعمال کا محاسبہ ہو گا اور یہ بھی کہ وہ امید نہیں رکھتے تھے کہ اگر وہ نیکی کریں گے تو انہیں اس کا کچھ بدلہ ملے گا دنیوی زندگی کے متعلق اس آیت کو سمجھا جائے تب بھی یہ دونوں معنی چسپاں ہوتے ہیں یعنی قرآن مجید اور محمد رسول ﷺ سے انہوں نے اس لئے تعلق پیدا نہیں کیا اور اس لئے وہ مغضوب اور مقهور بن گئے کہ انہیں اس امر کا ڈرنا تھا کہ ان کو ان کی بدیوں کی سزا ملے گی۔

آیت 31: اس کا یہ مطلب نہیں کہ عذاب ان سے ٹلے گا نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ مقہور قویں جب اپنی آزادی کے لئے کوشش کرتی ہیں تو وہ اور زیادہ عذاب میں بیٹلا ہو جاتی ہیں اور جب تک ان کے غلبہ کا زمانہ نہیں آتا ان کی ہر کوشش اپنے مقصد سے زیادہ دور کر دیتی ہے۔

آیت 33: حدائق حدائقہ کی جمع ہے۔ حدائقہ اس باغ کو کہا جاتا ہے جس کے ارد گرد دیوار ہو۔ حدائق کاروانج مدینہ والوں میں بہت زیادہ تھا۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس پیشگوئی کے مطابق جو مقامِ فوز مسلمانوں کو ملنے والا ہے اس کی علامت یہ ہے کہ اس میں حدائق ہوں گے اور اس میں اعناب ہوں گے۔ اور اسے انعام کے طور پر حدائق عطا فرمائے گا اور اس نسبت سے کہ سچا تقویٰ انسان کے لئے غذا کا بھی کام دیتا ہے اور پھل کا کام بھی دیتا ہے اور نہ شہ محبت الہی بھی پیدا کرتا ہے۔ اس کا نام اعناب رکھ دیا کیونکہ اُنقا میں یہ ساری شرطیں ہوتی ہیں۔ ایک طرف وہ مون کی روحانی غذا ہوتا ہے جس سے وہ خدا کا قرب حاصل کرتا ہے دوسرے جسے سچا تقویٰ میسر آجائے وہ آئندہ ایک لمبے زمانہ تک دنیا میں نیک تبدیلی پیدا کرنے کا موجب بن جاتا ہے۔

آیت 39: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس دن ہمارے رسول کی روح کھڑی ہوئی اور روح کے کھڑے ہونے سے یہ مراد ہے کہ وہ دنیا پر غالب آگئی گویا قیام سے مراد ظاہری قیام نہیں بلکہ دنیا پر غالب آنا اور اسے اپنے زیر گلیں کر لینا ہے اور ملائکہ اس کے ساتھ صفت باندھے کھڑے ہوں گے۔ وہ لوگ جو اس کے ساتھی ہوں گے ان کی خصوصیت ہوگی کہ وہ نہیں بولیں گے جب تک خدا ان کو بولنے کے لئے نہ کہے۔ وہ اسی وقت بولیں گے جب خدا کی طرف سے ان کو بولنے کا حکم ہو گا اور اسی قدر بولیں گے جس قدر بولنے کا خدا نہیں حکم دے گا وہ لغو اور یہودہ بتیں محمد رسول ﷺ کی مجلس میں نہیں کریں گے بلکہ ہربات خدا تعالیٰ کے احکام اور اس کی ہدایت کے مطابق کریں گے۔

آیت 41: فرماتا ہے ہم نے تمہیں عذاب قریب سے ڈرادیا ہے۔ اس سے صاف پتہ لگتا ہے کہ یہاں اسلام اور قرآن کا غلبہ بھی مراد ہے صرف اگلا جہاں مراد نہیں کیونکہ یہاں ایک بات سے دوسری بات کا نتیجہ نکالا گیا ہے۔۔۔ ہماری مراد اس سے وہ عذاب ہے جس دن انسان اپنے کاموں کے نتائج کو دیکھ لے گا۔ وہ دیکھ لے گا کہ اس نے اپنے کئے کا بدله پالیا۔ مسلمان جیت گئے اور ان کے دشمن ذلیل ورسا ہو گئے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ رسول کریم ﷺ کے غالب آنے کے ساتھ کفار نے بھی اپنا انجام دیکھ لیا۔ اور مومنوں نے بھی اپنے انعامات دیکھ لئے۔۔۔

نماز: حضرت مرا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانیؑ کی کتاب "اسلامی نماز" سے لیا گیا
ذرائع: اسلامی نماز۔ انوار العلوم۔ صفحہ 645 تا 649

طریق نماز: (جاری..)

* پھر اسی حالت میں بیٹھا ہو ایہ دعائیں یا ان میں سے کوئی دعا پڑھتا ہے۔۔۔ (ا) اے اللہ میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کئے ہیں۔ اور کوئی گناہ نہیں معاف کر سکتا مگر تو پس تو اپنے حرم سے مجھے بخش دے اور مجھ پر حرم کرتو بخشنشے والا مہربان ہے۔ (ب) اے اللہ میں تجھ

سے ہم اور غم سے پناہ مانگتا ہوں اور تجھ سے بزدلی اور محل سے پناہ مانگتا ہوں۔ اور تجھ سے اس بات کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں اپنے کاموں میں سامان ہی مہبیا نہ کر سکوں۔ اور اس بات کی بھی سامان موجود ہوں اور میں ان سے کام نہ لے سکوں۔ اور تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کہ میں ایسا مقروض ہو جاؤں جسے ادا نہ کر سکوں۔ اور اس بات سے بھی پناہ مانگتا ہوں کہ میری آزادی جاتی رہے اور کوئی شخص مجھ پر جابرانہ حکومت کرے۔ (ج) اے میرے رب مجھے نماز پڑھنے کی توفیق دے اور میری اولاد کو بھی اے میرے رب اور تو میری دعا کو قبول کر لے (د) اے ہمارے رب مجھے بخش دے اور میرے والدین کو بھی اور مومنوں کو اس دن کہ حساب لیا جائے گا (ه) اے ہمارے رب ہمیں اس دنیا میں بھی سکھ کے اسباب دے اور اگلے جہان میں بھی اور دوزخ کے عذاب سے ہمیں بچا لے۔

* اس کے بعد وہ یہ الفاظ کہتا ہوا ادائیں طرف منہ پھیر لیتا ہے۔۔۔ تم پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت اور اسی طرح یہی الفاظ کہتا ہوا ابا تیں طرف منہ پھیر لیتا ہے اور نماز ختم ہو جاتی ہے۔۔۔

نماز کے اوقات:

* نماز کے اوقات پانچ ہیں۔ اول پوچھوٹنے سے لے کر سورج نکلنے تک ایک نماز ہوتی ہے اس کی دو رکعتیں ہیں جن سے پہلے دو اور رکعتیں الگ پڑھی جاتی ہیں۔ دوسرا وقت سورج ڈھلنے کے وقت سے شروع ہوتا ہے اور قریباً تین گھنٹے تک رہتا ہوا س وقت چار رکعت پڑھی جاتی ہیں اور ان سے پہلے بھی اور بعد میں بھی چار چار اور رکعتیں پڑھنی مسنون ہیں اس کے بعد ہی عصر کا وقت شروع ہوتا ہے جس میں چار رکعت نماز ادا کی جاتی ہے سورج ڈوبنے کے ساتھ ہی ایک نماز ادا کی جاتی ہے اس میں تین رکعت پڑھی جاتی ہیں۔ اس کے بعد دو رکعت قریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد غروب سے پانچویں نماز کا وقت شروع ہوتا ہے جسے عشاء کہتے ہیں یہ چار رکعت ہے اور اس کے ساتھ دو رکعت ایک اور تین رکعت ایک ادا کی جاتی ہیں اور اس نماز کا وقت آدھی رات تک رہتا ہے ان نمازوں کے علاوہ مسلمانوں کو ترغیب دلائی گئی ہے کہ وہ آدھی رات کے بعد پوچھنے سے پہلے کسی وقت اٹھ کر آٹھ رکعت نماز دو دور رکعت کر کے ادا کریں اور یہ نماز تجدید کہلاتی ہے۔

نماز میں دعا:

* ان دعاؤں کے علاوہ۔۔۔ اجازت ہے کہ نماز پڑھنے والا اپنی اپنی زبان میں اپنی ضروریات کے لئے دعا کرے۔۔۔

چند آیات قرآنی:

* سورۃ فاتحہ کے بعد چند آیات قرآنی کا پڑھنا ضروری ہوتا ہے۔۔۔

(البقرہ: ۲۵۶)

(الاخلاق)

(الحجرات: ۱۲)
